عباراتِ امرتسری

مولانا ثناء اللہ امرتسری

فاتح قادیان یا معاون قادیان؟

مرتب

حافظ محمد نعمان نوشہری

مدرس دار العلوم نوشہرہ، سری نگر، کشمیر

امیر اعلی جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ جموں و کشمیر



ناشر

جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ جموں و کشمیر

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ
(سورۃ احزاب ۴۰)

عبارات امرتسری

مولانا ثناء اللہ امرتسری فاتح قادیان یا معاون قادیان؟

مرتب

حافظ محمد نعمان نوشہری

(امیر اعلیٰ جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ جموں وکشمیر)

زبیر علی زئی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں: میں تو ایک ناقل ہوں لہذا میرے ان حوالوں پر غصہ نہ فرمائیں بلکہ اپنی اداوں پر غور کریں (رسالہ الحدیث شمارہ ۹۰ صفحہ ۳۱)

ناشر

دار العلوم نوشہرہ، سرینگر، کشمیر

ادارہ تحقیقات اہل السنۃ والجماعۃ (الہند) دوسری کتب کی طرح اس کتاب کو بھی تحقیق وترتیب، مراجعت حوالہ جات نیز "مجلس تحقیقات" کی نظر ثانی کے ساتھ شعبہ نشر واشاعت "مکتبہ صفدریہ دیوبند" کے توسط ومعاونت سے خوش خط کتابت، عمدہ ورق، بہترین طباعت سے مزین شائع کروا کر بالخصوص علماء وائمہ اور بالعموم عوام الناس کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔

قارئین سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ کتاب میں کسی طرح کی کوئی غلطی دیکھیں جو بتقاضائے بشریت رہ گئی ہو تو امانۃً دیانۃً اصلاحاً ادارہ کو فوراً اطلاع دیں اس پر ادارہ آپ کا شکر گذار ہوگا، اور اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے۔ والسلام

ناظم اعلیٰ (مجلس تحقیقات اہل السنۃ والجماعۃ)

تفصیلات

نام کتاب: عبارات امرتسری

نام مرتب: حافظ محمد نعمان نوشہری

صفحات: ۳۲ (بتیس)

سن طباعت: ذوالقعدہ ۱۴۴۳ھ، جون ۲۰۲۲ء

تعداد: ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

ناشر: دارالعلوم نوشہرہ، سرینگر، کشمیر

ملنے کے پتے

دارالعلوم نوشہرہ، سرینگر کشمیر

مکتبہ مظفر، مائسومہ، لال چوک سرینگر کشمیر

مکتبہ صدائے حق، لال چوک اسلام آباد کشمیر

مکتبہ تعلیم القرآن، شیخ پورہ، واتھورہ چاڈورہ کشمیر

مکتبہ ریاض الجنہ، مین مارکیٹ پلوامہ کشمیر

مدینہ بک شاپ، لورہ ٹنگمرگ کشمیر

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احقر نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے متعلق ۳۰ رجنوری ر ۲۰۲۲ء بروز اتوار کو پہلا اور ۱ رفروری ر ۲۰۲۲ء بروز منگل کو دوسرا مضمون لکھا تھا جن میں مولانا امرتسری کی قادیان نوازی کے سلسلے میں ان کے بیس (۲۰) اور کچھ دیگر علماء غیر مقلدین کے دس (۱۰) حوالہ جات جمع کئے تھے۔ نیز ایک حوالہ قادیانیوں کے یہاں سے بھی نقل کیا تھا جس کی تصدیق خود مولانا امرتسری کی اپنی عبارات سے ہوجاتی ہے۔ پھر ۹ رفروری ر ۲۰۲۲ء کو مولانا امرتسری کے بارے میں علماء دیوبند کے بھی ۱۰ حوالہ جات شائع کئے گئے تھے۔ اور پھر ۶ رمارچ ر ۲۰۲۲ء کو مولانا امرتسری کے دفاع میں پیش کئے جانے والے دو حوالوں کا جواب بھی لکھا تھا۔

اب ان تمام مضامین کو یکجا جمع کر کے نئی ترتیب اور کچھ حذف واضافے کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ قارئین کرام انصاف کے ساتھ رسالہ ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ کریں کہ مولانا امرتسری کی زیادہ تر محنت قادیان شکنی میں صرف ہوی ہے یا اس کی تقویت میں؟

چونکہ اصل مدار مولانا امرتسری کی اپنی عبارات پر ہے اور دیگر وہ علماء غیر مقلدین جنکے حوالے ہم نے مولانا امرتسری کے رد میں نقل کئے ہیں انہوں نے بھی مولانا امرتسری کی انہی عبارات اور کارناموں کی وجہ سے انہیں قادیانی مذہب کا علمبردار قرار دیا تھا لہذا اس رسالے کا نام "**عبارات امرتسری**" رکھا جاتا ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکیداری کرنے کی

توفیق عطا فرما کر اس خدمت کو قبول فرمائے اور ہم سب کو کلمہ ایمان والی موت نصیب فرمائے

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

راقم الحروف : محمد نعمان نوشہری (سرینگر کشمیر)

تاریخ نوشت : ۱۸ / اپریل / ۲۰۲۲ء بروز سوموار

ایک اہم بات

زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں : میرے اس مضمون کا صرف وہی جواب قابل مسموع ہوگا جس میں اس مضمون کے مکمل متن کو درج کر کے ہر مطلوبہ بات کا جواب دیا جائے گا۔ اس شرط کی عدم موجودگی والا جواب شروع ہی سے مردود سمجھا جائے گا۔ والمسلمون علی شروطہم ۔ یاد رہے کہ یہ شرط کتاب اللہ کے مخالف نہیں ہے بلکہ عین تحقیق مطلوب ہے تا کہ مخالف شخص اصل بحث سے ہٹ کر ادھر ادھر کی باتیں نہ چھیڑ دے (توضیح الاحکام جلد ۱ صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳)

اس عبارت کے پیش نظر ہم بھی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جو بھی غیر مقلد ہمارے اس رسالے کا جواب لکھنا چاہے وہ اس رسالے کا مکمل متن درج کر کے ہر مطلوبہ بات کا جواب لکھے ورنہ خود آپ کے علیزئی اصول کے مطابق آپ کا جواب شروع سے ہی نا قابل مسموع اور مردود تصور کیا جائے گا۔ غیر مقلدین اپنی اس شرط کا لحاظ رکھ کر جواب لکھیں جسے علیزئی صاحب عین تحقیق مطلوب قرار دے رہے ہیں یا خاموش رہ کر اپنی زندگی کے ماہ وسال پورے کرتے رہیں۔

نیز غیر مقلدین سے جب اپنے اکابر کی عبارات اور حوالہ جات کا جواب نہیں بنتا تو جان چھڑانے کا آخری بہانہ یہی ہوتا ہے کہ ہم ان کی نہیں مانتے۔ عرض ہے کہ ہم آپ سے ان کی ماننے کا نہیں بلکہ ان پر فتوے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مانتے تو آپ علماء حق کی بھی نہیں لیکن فتوی بڑے زور وشور سے لگاتے ہیں، بس اسی فتوے کا مطالبہ آپ سے آپ کے بڑوں کے بارے میں بھی کیا جاتا ہے۔ اور اگر غیر مقلدین اپنے ان بزرگوں پر فتوی نہیں لگاتے تو علی زئی صاحب لکھتے ہیں : جب تک وہ اپنے ان اکابر سے صریح برات نہ کریں ان کا وہی حکم ہے جو ان کے اکابر کا ہے۔ (بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم صفحہ ۳۵)

اور ہاں مجیب غیر مقلد جواب دیتے ہوئے اس بات کا بھی خیال رکھے کہ اس کے جواب سے کہیں اکابر علماء دیوبند کی صفائی بھی ثابت نہ ہو جائے اور ان پر آپ کے اعتراضات بھی مولانا امرتسری کا دفاع کرتے ہوئے آپ کے اپنے ہی جوابات سے کافور نہ ہو جائیں جس کی کچھ تفصیل آگے رسالے میں آ رہی ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری

فاتح قادیان یا معاون قادیان؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد اس پر سب سے پہلا فتوی

کفر علماء لدھیانہ نے ۱۸۸۴ء (بمطابق ۱۳۰۱ھ) میں دیا تھا (فتاوی قادریہ صفحہ ۲۲/۲۶

تاریخ ختم نبوت صفحہ ۳۳ ، فتوی علماء پنجاب صفحہ ۳۸۱ ، حاشیہ اربعین صفحہ ۲۴ وغیرہ)

اس فتوے کے بعد بھی مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب مرزا قادیانی کے عقیدت مند تھے اور ان

کی زیارت کیلئے پیدل قادیان تک تشریف لے جاتے (تاریخ مرزا صفحہ ۵۹)

بعد میں بھی آخر زمانے تک مولانا امرتسری قادیانیوں کو مسلمان فرقوں میں شمار کرتے رہے

چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

(۱) مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں : کیا واقعی ہمارے ملاوں میں یہ طاقت ہے کہ حجروں

میں بیٹھ کر اپنی لال کتاب سے مسلمانوں کی تکفیر کر سکتے ہیں یعنی جسے چاہے کافر بنا سکتے ہیں یا

مومن ۔۔۔۔۔ یہی حالت باہم شیعہ سنی احمدی غیر احمدی کی ہے کہ ہر فریق دوسرے فریق کو

کافر مطلق سمجھتا ہے۔ الغرض جدھر دیکھو اسلام میں کافر ہی کافر نظر آئیں گے

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۱ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۱۰)

اس میں امرتسری صاحب نے قادیانیوں کو بھی مسلمانوں میں شمار کر کے انہیں کافر کہنے کا حق

ملاوں سے چھین لیا ہے

(۲) مولانا ثناء اللہ امرتسری اپنے ہم فرقہ بٹالوی صاحب کو جواب دیتے ہوے لکھتے ہیں :

بہت خوب پس معنی یہ ہوئے کہ اہلحدیث وہ ہے جو اصول مذہب کا پابند ہو۔ یہ تعریف ایسی وسیع ہے کہ مسلمانوں کے کل فرقوں پر صادق آتی ہے۔ حنفی بھی اصول مذہب کے پابند ہیں، شافعی بھی، مالکی بھی اور حنبلی بھی، معتزلہ، نیچری، مرزائی، شیعہ وغیرہ سب بلکہ غیر مسلم پر بھی صادق آتی ہے مثلاً آریہ، ہندو، سکھ، عیسائی وغیرہ ہر ایک اصول مذہب کا پابند ہے

(اخبار اہلحدیث ۱۱ جون ۱۹۱۵ء صفحہ ۵ ، اشاعۃ السنۃ جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۲)

اس میں بھی امرتسری صاحب نے قادیانیوں کو مسلمان فرقوں میں شمار کیا ہے

(۳) مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں : اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا بھی اختلاف ہو مگر آخر کار نقطہ محمدیت پر جو درجہ ہے والذین معہ کا سب شریک ہیں اس لئے گو ان میں باہمی سخت شقاق ہے مگر اس نقطہ محمدیت کے لحاظ سے ان کو باہمی رحماء ہونا چاہئے۔ مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطہ محمدیت کی وجہ سے میں ان کو بھی اس میں شامل جانتا ہوں

(اخبار اہلحدیث ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء صفحہ ۳)

(۴) مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں : فرقہ مرزائیہ یا احمدیہ --- یہ فرقہ اسلامی فرقوں میں سب سے اخیر ہے مگر حرکت کی وجہ سے آج کل مشہور بہت ہے اس فرقے کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیان پنجاب میں ۱۲۶۱ھ مطابق ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے (ثنائی پاکٹ بک صفحہ ۵۵)

(۵) مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب سے کسی شخص نے پوچھا کہ " سنی المذہب کو نماز فرض میں اہل شیعہ و مرزائیوں کی اقتداء جائز ہے یا نہیں ؟" جس کے جواب میں امرتسری صاحب لکھتے ہیں : بموجب حدیث اجعلوا الائمتکم خیارکم ایسے لوگوں کو امام بنانا جائز نہیں ، اگر کہیں جماعت ہو رہی ہو تو بحکم وارکعوا مع الراکعین مل جانا جائز ہے

(اخبار اہلحدیث ۱ جنوری ۱۹۱۵ء صفحہ ۱۲)

(۶) مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں : میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدا جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی

(اخبار اہلحدیث ۱۲ اپریل ۱۹۱۵ء صفحہ ۶)

(۷) مولانا عبد العزیز سیکرٹری جمعیت اہلحدیث ہند؟ لکھتے ہیں : مولانا ثناء اللہ صاحب نے فتوی دیا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے

(فیصلہ مکہ صفحہ ۳۶)

نیز لکھتے ہیں : مولانا ثناء اللہ صاحب نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی

(فیصلہ مکہ صفحہ ۳۶)

(۸) مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد فرماتے ہیں : مولوی ثناء اللہ صاحب نے قادیانی کی اقتداء کو جائز کہہ دیا ہے

(حاشیہ فیصلہ مکہ صفحہ ۷)

(۹) مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں : مسلمان سمجھنا دو معنی سے ہوتا ہے دنیاوی مردم شماری سے اور اخروی نجات سے۔ نجات کا حال تو اللہ کو معلوم ہے اس کا تو ابھی نہ وقت آیا ہے نہ حال معلوم ہوا۔ دنیاوی مردم شماری ہم کر سکتے ہیں اور یہی اس کا وقت ہے۔ اس لئے ہم ایسے لوگوں کو جو کلمہ اسلام کے قائل ہیں مسلمان جانتے ہیں دوسری حیثیت خدا کو معلوم ہے۔

(اخبار اہلحدیث ۱۹ جنوری ۱۹۱۷ء صفحہ ۴)

اپنے اس بیان کی تصدیق امرتسری صاحب سے عدالت میں بھی قادیانی وکیل نے کرائی تھی

(اخبار اہلحدیث ۳۰ مارچ ۱۹۱۷ء صفحہ ۹،۸)

جس وجہ سے پھر امرتسری صاحب عدالت میں بھی قادیانیوں کو کافر نہ کہہ پائے ، اسکی تفصیل اگلے حوالے میں ملاحظہ فرمائیں

(۱۰) مولانا ثناء اللہ امرتسری نے عدالت میں بھی قادیانیوں کو بالتصریح کافر نہیں کہا بلکہ گول مول جواب دیتے رہے یہاں تک کہ فیصلہ قادیانیوں کے حق میں ہو گیا اور ایک مسلمان عورت کو (خلاف شرع) ایک قادیانی کے رشتے میں برقرار رکھا گیا۔ جب آپ سے اپنی (ماقبل میں گزری) تحریر کی تصدیق کرانے کے بعد قادیانیوں کے کفر کی بابت سوال پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا : سرکاری طور پر جو مردم شماری ہوتی ہے اس میں یہ قاعدہ ہے کہ ہر آدمی جو اپنا مذہب لکھتا ہے اسی کے ذیل میں وہ آتا ہے جیسے اچھوت لوگ مجموعہ ٹوٹل میں ہندو ہوتے ہیں اسی طرح مرزائی لوگ مردم شماری کے مجموعہ ٹوٹل میں مسلمان ہیں اس سے مراد مذہبی حیثیت نہیں

(اخبار اہلحدیث ۳۰ مارچ ۱۹۱۷ صفحہ ۸،۹)

نیز امرتسری صاحب نے یہ گواہی دینے کیلئے ۳ روپے بھی وصول فرمائے تھے (حوالہ سابق) اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی لکھتے ہیں : مولانا محمد حسین بٹالوی ۔۔۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری ان دونوں روحانی باپ اور بیٹے کا طرز عمل بھی عجیب تھا کہ مرزائیوں کے ساتھ مناظروں اور مباحثوں میں تو پیش پیش ہوتے تھے مگر جب کبھی معاملہ عدالت تک پہنچ جاتا تو ان دونوں روحانی باپ بیٹوں کو گول مول الہام ہونا شروع ہو جاتے تھے اور پھر مسئلہ کی نوعیت ایسی ہو جاتی تھی کہ عدالت کے جج کو مرزائیوں کے حق میں فیصلہ کرنا پڑتا تھا

(تاریخ ختم نبوت صفحہ ۳۳۴)

(۱۱) جن دنوں بہاولپور کی عدالت میں قایانیوں کے کفر پر بحث چل رہی تھی اور علماء دیوبند ان کے کافر اور ان سے مسلمانوں کے نکاح کی حرمت پر دلائل دے رہے تھے انہی دنوں بہاولپور سے ایک شخص نے مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب کے پاس استفتاء بھیجا کہ کیا مرزائی خاتون سے غیر مرزائی مرد کا نکاح جائز ہے؟ جس کے جواب میں امرتسری صاحب لکھتے ہیں : اگر عورت مرزائن ہے تو اور علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو میرے ناقص علم میں نکاح جائز ہے کیونکہ عورت مذکورہ رسالت محمدیہ کی قائل ہے

(اخبار اہلحدیث ۲ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۳)